مطلب ۔جس سروگ بھگوان نے شبد اور ارتھ کا تعلق ظاہر کیا ہے ۔ جو سب چیزوں کی ماہیت سے واقف ہے ۔ ایسے شری وردھ مان پربھو کو نمسکار ہو۔
شاکٹاین آچاریہ اپنے ویاکرن کے ہر ایک فقرہ کے پیچھے اس طرح لکھتے ہیں :۔

महाश्रमणसंघाधिपते: श्रुतकेवलिदेशीयाचार्यस्य शाकटायनस्य ॥

اس میں شرمن سنگ ادھی پتی اور شرت کیولی ایسے الفاظ ہیں جو خاص جین شاستروں میں مستعمل ہیں اور دوسرے دھرم شاستروں میں دیکھنے میں نہیں آتے ۔ اس ویاکرن کی چند ایک ٹیکائیں (Commentries) دستیاب ہوئی ہیں یکش ورمن نام کا ٹیکاکار اس طرح لکھتا ہے :۔

स्वस्तिश्रीसकलज्ञानसाम्राज्यपदमाप्तवान् ।
महाश्रमणसंघाधिपतिर्यःशाकटायनः ॥

مطلب ۔ گیان کو حاصل کر کے جنھوں نے ودوانوں میں چکر ورتی کا درجہ حاصل کیا ہے ۔ ایسے تمام سادھوؤں کے سوامی جین آچاریہ شاکٹاین ہوئے ہیں ۔ کوی بوپ دیو مصنف کلپ درم بھی شاکٹاین کو قدیم ویاکرن تسلیم کرتے ہیں ۔

इंद्रश्चंद्रकाशकृत्स्नापिशलीशाकटायन :
पाणिन्यमरजैनेंद्रा जयंत्यष्टादिशाब्दिका: ॥

مطلب ۔ اندر ۔ چندر ۔ کاش کرتسن ۔ آپی شلی ۔ شاکٹاین ۔ پانٹی ۔ امر اور جنیندر ۔ یہ آٹھ ویاکرن پراچین ہیں ۔
سوامی آتما رام جی نے جین دھرم کو قدیم ثابت کرنے کے لئے بہت سے شاستروں سے حوالے پیش کئے ہیں ۔ آپ اکثر مقاموں پر جین دھرم کی قدامت کا ذکر کرتے ہوئے لوگوں کے دل نشین کرتے تھے ۔ کہ جین دھرم

سب سے اوّل اور افضل دھرم ہے موجودہ ریسرچ کی روشنی میں آہستہ آہستہ سچائی کا آشکار ہو رہا ہے۔

جین آچاریہ شریمد وجے آنند سوری جی کے زریں خیالات

شریمد وجے آنند سوری جی کہا کرتے تھے کہ کسی دھرم کی فلاسفی خواہ کتنی وسیع باقاعدہ مکمل کیوں نہ ہو جب تک وہ محض کتابوں تک محدود ہے۔ دنیا اُس کی کچھ قدر نہیں پہچان سکتی۔ کسی قوم کی پستی اور بلندی کا اندازہ اس کے افراد کے کیریکٹر کی مضبوطی اور تعلیمی لیاقت سے لگایا جا سکتا ہے۔ قومی کشتی کا ملاح بننے کی وہ ہی شخص قابلیت رکھتے ہیں۔ جن کا دماغ نہایت اعلیٰ ہو۔ جن کا اخلاق درست اور جن کا تجربہ نہایت وسیع ہو۔ جس قوم کے ملاح ہونہار ہوں۔ اُسے دنیاوی جدوجہد میں کوئی خطرہ نہیں۔ جین آچاریہ شریمد وجے آنند سوری جی کے ظہور کے وقت جین قوم پر جہالت چھائی ہوئی تھی۔ لوگ سچے دھرم کرم کو چھوڑ کر گمراہ ہو رہے تھے اور توہمات کے جال میں پھنسے ہوئے تھے۔ جین تیوہار منانے کا جذبہ قریب نابود ہو گیا تھا۔ اور جین اتہاس سے ناواقفیت کے باعث جین قوم کی مہاپرشوں کے کارہائے نمایاں لوگوں کو فراموش ہو چکے تھے جین دھرم اور جین قوم کو برقرار رکھنے میں جو بات سب سے زیادہ معاون ہوئی۔ وہ جین دھرمیوں کی تیرتھ بھگوان کی بانی میں اٹل شردھا تھی روئے زمین کی کوئی طاقت اس درڑھ وشواش کو توڑنے میں کامیاب نہ ہوئی۔ اگرچہ گیان آچاریہ اور چاریتر آچار نہایت کم زور ہو گئے تھے اور قوم محض لکیر کی فقیر بنی ہوئی تھی۔ لیکن لوگوں کے درشن آچار میں فرق نہ آیا تھا۔ بیشک وہ اپنے تو فلاسفی اور بے بہا گرنتھوں کے ذخیرہ سے بے بہرہ

تھے۔ پھر بھی اُن کے دل پر یہ بات نقش تھی کہ جین دھرم کی فلاسفی افضل ترین ہے اور کوئی دُنیا میں اس کا ہمپلہ نہیں۔ لیکن بھنڈاروں تک محدود تھی۔ جو پھبتیاں جین دھرم پر اڑائی جا رہی تھیں۔ انھیں شری وجے آنند سوری جی نے محسوس کیا۔ آپ کہا کرتے تھے دُنیا دُکھوں کا گھر ہے۔ انسانوں پر بڑی بڑی تکلیفیں آتی ہیں۔ مگر غیرت مند انسانوں کے لئے قومی بے حرمتی سے بڑھکر اور کوئی تکلیف نہیں۔ اِس کے سامنے باقی سب تکالیف ہیچ ہیں۔ جس قوم کے دھرم کو ناستک کہا جائے۔ اور اُس کے متعلق بدترین افواہیں پھیلی ہوئی ہوں۔ اُس کے لئے باوجود نہایت مالدار ہونیکے دُنیا میں کوئی سُکھ نہیں ہے۔ انسانی زندگی کا اوّلین فرض باعزّت دھارمک جیون بسر کرنا ہے جس قوم کے دھرم کو لوگ ہیچ خیال کریں۔ اُسے ہرگز آرام میسر نہیں ہو سکتا۔ اس لئے قوم کے ہر فرد بشر کا یہ دھارمک فرض ہے۔ کہ قومی سیوا کا جذبہ اپنے دل میں پیدا کرے اور آچار و وہار سے عوام الناس پر اپنے دھرم کی عظمت کو آشکار کرے۔ اگر بدخصلت کینہ وری سے پوتر جین دھرم پر تہمت لگائے تو اُس کی تردید کے لئے سینہ سپر ہو جانا چاہیئے اور اپنی علمی لیاقت سے فتح حاصل کرنی چاہیئے۔ آپ جین فلاسفی کو محض گرنتھوں تک ہی محدود رکھنا نہ چاہتے تھے بلکہ ہر ایک جینی کو اُس سے واقف کار اور اُس پر عمل کرتا ہوا دیکھنے کے خواہشمند تھے۔ اِس لئے آپ اشاعتِ تعلیم کے لئے از حد کوشاں تھے۔ شری وجے آنند سوری جی کے اپنے الفاظ میں ترقی تعلیم کے راستہ میں دو سدِّ راہ ہیں۔ جینیوں کی دواندریاں گیان کا اُدھار ہونے نہیں دیتیں۔ ایک تو ناک جس کے واسطے ارتھات ناموری کے واسطے لاکھوں روپے خرچ کر کے جین مندر بنوائے جاتے ہیں۔ دوسرے جیبھا اندری بڑی پربل ہو رہی ہے (زبان) جیبھا کے واسطے کھانے میں لاکھوں روپیہ

خسرچ کرتے ہیں۔" اپنی تصنیف پرشن اُترا ولی میں ایک سوال کے جواب میں کیا مندر بنوانا اور سودھرمی واتسل کرنا پاپ ہے جو آپ اُس کا نشیدہ کرتے ہیں۔ آپ نے اس طرح لکھا ہے "جین مندر بنوانے اور سودھرمی واتسل کرنے کا پھل تو سورگ اور موکش ہے پرنتو جنیشور دیو نے ایسا کہا ہے۔ کہ جو دھرم کشیتر بگڑتا ہو تس کی سار سنبھال پہلے کرنی چاہیئے۔ اِس واسطے اِس کال میں گیان بھنڈار بگڑتا ہے پہلے تس کا اُدّھار کرنا چاہیئے۔ جین مندر تو پھر بھی بن سکتے ہیں پرنتو جبکہ پستک جاتے رہیں گے تو پھر کون بنا سکے گا۔ ایک جگہ آپ نے بتایا ہے کہ کس طریقہ سے جین مندر بنوانے چاہئیں۔ اور سودھرمی واتسل کرنا چاہیئے۔ جس گام کے لوگ دھن ہین ہوں جس جین مندر نہ بنا سکیں اور جین مارگ کے بھگت ہوں۔ تس جگہ اوش مندر بنوانا چاہیئے اور شراوک کا پُتر دھن ہین ہو۔ تس کو کسی روزگار میں لگا کر تس کا کُٹنب پوشن ہو۔ ایسا کرے تھا جس کام میں سیداتا ہو۔ تس میں مدد کرے یہ سودھرمی واتسل ہی۔ پرنتو یہ نہ سمجھنا کہ ہم اِس جگہ جین مندر بنوانے کو اور جیئے لوگوں کو جمانے روپ سودھرمی واتسل کا نشیدہ کرتے ہیں۔ پرنتو ناموری کے واسطے جین مندر بنوانے میں الپ پھل ہے اور اِس گام کے بنیوں نے اُس گام کے بنیوں کو جمایا۔ اور اُس گام کے بنیوں نے اِس گام کے بنیوں کو جمایا۔ پرنتو سا ہم کو بھلائے کرنے کی بدھی سے نہیں۔ تس کو ہم سودھرمی واتسل نہیں مانتے ہیں۔"

آپ کو سورگ پدھارے چونتیس سال ہو چکے ہیں۔ آپ کی بیان کردہ دور کاٹیں اب بھی جین سماج کی ترقی کے راستہ میں حائل ہیں۔ مندرجہ بالا اقتباسات سے اہل جین بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ گورو مہاراج ناموری

اور شہرت کی خاطر کئے ہوئے کسی کام کو ہرگز پسند نہ کرتے تھے اور بھاری فضول
خرچیوں سے از حد متنفر تھے۔ آپ کا اُپدیش ہمیشہ یہ تھا۔ کہ روپیہ کھشیتر کال
بھاؤ کو دیکھ کر روپیہ اس جگہ لگاؤ۔ جس کھشیتر میں سب سے زیادہ ضرورت ہو۔
آپ اکثر جین دھرمی لکھپتی اور کروڑپتی سیٹھوں سے کہتے تھے۔ کہ اگر آپ
مالدار اور دولت مند ہیں۔ تو آپ کی دولت آپ کی عزّت کا موجب کیوں
نہیں۔ اگر آپ سیٹھ ساہوکار کہلوا کر اپنی عزّت سمجھتے ہو تو دوسری طرف آپ کے
دھرم اور قوم کی بے حرمتی آپ کو بے عزّت کر رہی ہے۔ کیا آپ کا یہ فرض
نہیں ہے کہ اپنے کم زور اور بے علم بھائیوں کو علم کے عطیہ سے فیضیاب کر کے
انہیں برسرِ روزگار کر دیں اور سب ملکر جین دھرم کی ترقّی کے لئے کوشش
کریں۔

شراوک کا کرتویہ سوامی آتمارام جی مہاراج جین دھرمیوں کو سچے جینی بننے کا
اُپدیش دیتے تھے۔ آپ اکثر ویاکھیان میں کہا کرتے تھے
کہ وہ جین شراوک جو شاستر کے مطابق چلتا ہے۔ اُسے دن میں سات دفعہ
چیت بندن کرنی چاہیئے اوّل صبح بستر سے اٹھتے وقت۔ دوئم صبح کے پرتی
کرمن میں۔ سوئم شری مندر جی میں۔ چہارم آہار سے پہلے۔ پنجم شام کے وقت۔
ششم رات کے پرتی کرمن۔ ہفتم سوتے وقت۔ جو شراوک ایکبار ساماٹک
کرے اُسے چھ چیت بندن کرنی چاہیئے جو کسی وجہ سے پرتی کرمن نہ کر سکے
اُسے پانچ بار چیت بندن کرنی چاہیئے۔ اگر کوئی صبح اٹھتے وقت اور رات
کو سوتے وقت بھی نہ کر سکے اُسے دن میں تین دفعہ تو ضرور کرنی چاہیئے
اگر شہر میں بہت سے مندر ہوں تو سات سے زیادہ دفعہ بھی کرے۔ ہر ایک
جینی جو اپنے آپ کو اُتم شراوک سمجھتا ہے۔ اُسے بالضرور سات دفعہ

چیت بندن کرنی چاہیئے کم از کم تین دفعہ تو ہر ایک جینی کو کرنی چاہیئے روزانہ
نجم شاستر انوسار باقاعدہ کرنا ہر ایک شراوک کا مقدم فرض ہے

مورتی پوجا آپکے خیال میں مورتی پوجا بھگتی بھاؤنا ظاہر کرنیکا ایک عمدہ ذریعہ ہے مورتی
پوجک کے دل میں اپنے محبوب کے لئے دلی پریم اور سچی شردھا موجود
ہوتی ہے پرماتما کی پوجا سے انسان کو اُن کے اوصاف پیدا کرنے کی کوشش
کرنی چاہیئے۔ مورتی پوجا اعلےٰ ترین خیالات اور جذبات پیدا کرنے کا
ایک وسیلہ ہے۔ اگیانتا سے مورتی پوجا کرنا زیادہ فائدہ مند نہیں ہو سکتا
پرماتما کی تعریف محض ڈوموں اور میراثیوں کی طرح کرنا بے سود ہے۔ اُنکا
اُپدیش تھا کہ بھگوان کو آدرش تصور کر کے اُن کی مورتی پر دھیان لگا کر اُن
کے صفات پیدا کرنے کی کوشش کرنا ہر ایک شراوک کا عین فرض ہے۔

نیند شراوک کو نیند تھوڑی لینی چاہیئے۔ ایک پہر رات باقی رہے اٹھنا
چاہیئے اگر کسیکو نیند بہت زیادہ آتی ہو تو اُسے برہم مہورت (طلوع آفتاب
سے ایک گھنٹہ پیشتر) ضرور اٹھنا چاہیئے صبح سویرے اٹھنے سے اس لوک
اور پرلوک دونوں کا فائدہ ہوتا ہے۔ صبح سویرے دل و دماغ بالکل صاف
ہوتا ہے۔ اور ہر ایک مضمون پر اچھی طرح غور کیا جا سکتا ہے۔ عقلمندوں
کا قول ہے۔ کہ جو شخص ہمیشہ طلوع آفتاب کے بعد خواب راحت سے
بیدار ہوتا ہے۔ اُس کی عمر دراز نہیں ہوتی۔ اِس لئے برہم مہورت میں
بالضرور بستر خواب سے اٹھنا چاہیئے۔ اور خوب ہوشیار ہو کر دل میں
خیال کرنا چاہیئے کہ میں شراوک ہوں اور اِس حیثیت سے میرے فرائض
کیا ہیں اپنے دھرم اور کرم کے متعلق اچھی طرح غور کرنا چاہیئے۔

ماتا پتا کو نمسکار۔ ہر ایک شراوک کو صبح اٹھ کر ماتا پتا اور پتا کی مانند

رشتہ داروں کو نمسکار کرنا چاہیئے جو شخص اس نیک کام کو کرتا ہے ۔ اُسے تیرتھ یاترا کا پھل حاصل ہوتا ہے ۔ جو شخص بزرگوں کی خدمت تواضع نہیں کرتا اُسے دھرم میسر نہیں ہوتا ہے ۔ بزرگ اُسے کہتے ہیں جو شیل سنتوش گیان اور دھیان میں بڑا ہو ۔

داتن اور غسل داتن مُنہ کی صفائی اور دانتوں کی مضبوطی کے لئے نرم مگرا چیتر ہونی چاہیئے ۔ داتن کرتے وقت جو میل منہ سے گرے اُس پر مٹی ڈال دینی چاہیئے ۔ بدبودار اور سڑا گلا غذا اور ترش چیزوں سے دانتوں کو ملنا نقصان کا موجب ہوتا ہے ۔ اشٹمی چودش وغیرہ دنوں میں داتن نہیں کرنی چاہیئے ۔ زبان کو ہر روز صاف کرنا اچھا ہے ۔ کھانسی ۔ تپ ۔ آنکھ ۔ کان اور دل کی بیماری والے کے لئے داتن مفید نہیں ۔ غسل بھی صاف جگہ پر کرنا چاہیئے ۔ جو کہ ہموار ہو اور سوراخدار نہ ہو ۔ گرم اور چھانے ہوئے پانی سے نہانا بہتر ہے ۔ اگر گرم پانی نہ ملے تو چھانا ہوا ضرور ہونا چاہیئے ۔ بالکل برہنہ ہو کر ۔ بیماری کی حالت میں ۔ سفر سے آکر کھانا کھانے کے بعد نہ نہانا چاہیئے ۔ گہرے پانی میں ۔ درختوں کے پتوں سے بھرے ہوئے پانی میں نامعلوم پانی میں بھی نہ نہانا چاہیئے ۔ گرم پانی سے نہا کر سرد بھوجن اور سرد پانی سے نہا کر گرم بھوجن کرنا مضر ہے ۔

راج نیتی راجہ کو چاہیئے کہ وہ غریب امیر بے عزت ۔ باعزت ۔ بے علم باعلم ۔ اونچ ۔ نیچ ۔ چھوٹے بڑے ہر ایک کے ساتھ بلا لحاظ رعایت انصاف کرے ۔ وزیر کا فرض ہے کہ وہ راجہ اور رعیت ہر دو میں سے کسی کا بھی نقصان نہ ہونے دیوے ۔ بیوپاری کو مناسب ہے

کہ اپنا کام دیانتداری سے کرے اور کوئی ایسا کام نہ کرے جو ملک قوم یا راجہ کے خلاف ہو۔

روزی کمانیکے ذرائع روزی کمانے کے حسب ذیل ذرائع ہیں۔ تجارت علم۔ صنعت وحرفت۔ زراعت۔ حفاظت مویشیان۔ نوکری۔ بھیک مانگنا۔

نوکری کسی کی بھی نہیں کرنی چاہیئے۔ نوکر آدمی آزادی کھو کر دوسرے کے اختیار میں ہو جاتا ہے۔ اگر روزگار کے لیئے اس کے سوا اور کوئی چارہ نہ ہو۔ تو نوکری کرنے میں حرج نہیں۔ جس شخص کی نوکری کی جائے اُس میں اِس قسم کی خوبیاں ہونی چاہئیں وہ راستی پسند۔ نرم دل۔ مستقل مزاج۔ احسانمند۔ عقل دان۔ قدردان۔ بہادر ہو اور کانوں کا کچا نہ ہو۔ جس شخص میں مندرجہ ذیل نقائص ہوں اُس کی نوکری نہ کرنی چاہیئے۔ بدکردار۔ تند مزاج۔ احمق۔ دایم المریض۔ خودغرض۔ حریص۔ اور بے انصاف۔

بیوپار تیوہار کے روز بیوپار نہ کرنا چاہیئے۔ دشمن کو قرض نہ دینا چاہیئے۔ نٹ۔ میراثی۔ فاحشہ عورت اور جوئے باز کو قطعی قرض نہ دینا چاہیئے۔ اگر کسیکا قرض دینا ہو تو اقرار پر دینا اور ادا کرنا چاہیئے۔ اگر ایسا کرنے کی طاقت نہ ہو تو قسط کرلیوے اور قسطوں کو بالضرور وقت مقررہ پر ادا کردیوے غرضیکہ قرض ہر حالت میں ادا کردینا چاہیئے۔ اگر اور کوئی طریقہ ادا کرنے کا نہ ہو تو قارض کا خدمتگار بنکر بھی اُس سے سبکدوشی حاصل کرنے میں عار نہیں۔ بیوپار نیک آدمیوں سے کرنا چاہیئے۔ اگر بیوپار میں کسی قسم کا نقصان ہو جائے تو پھر بھی دھرم نہ چھوڑنا چاہیئے۔ اور نہ ہی بہت منافع ہونے پر تکبر کرنا چاہیئے۔ جس چیز کے گراں ہو جانے سے عوام الناس کو تکلیف ہوا اُس کی

گرانی کا خیال کرنا مناسب نہیں - جہاں نرمائی سے کام نکل سکے وہاں گرمائی سے کام لینا عقلمندی نہیں ہے - کسیکے ساتھ لڑائی جھگڑا اچھا نہیں - کھوٹا تول اور کھوٹا ماپ ہرگز نہ کرے - کسیکا گِرا ہوا دھن نہ لیوے - بازاری نرخ سے زیادہ قیمت یا سود نہ لیوے - دھوکے سے کھوٹا روپیہ نہ چلائے دوسرے بیوپاری کو اِرادتاً نقصان نہ پہنچائے - گراہک نہ بکاوے - جعلی خط نہ بناوے - اپنے کاروبار کو صاف رکھے - دیوگرد - مالک - دوست - بچے - بوڑھے وغیرہ سے کبھی دشواش گھات نہ کرے - کیونکہ یہ گناہِ عظیم ہیں - جھوٹی گواہی دینا - غصہ - دشواش گھات - احسان فراموشی - یہ چاروں چنڈال کرم ہیں - جھوٹ کبھی نہ بولنا چاہیئے - یہ بڑا پاپ ہے - روزی انصاف سے کمائی چاہیئے - غرضیکہ ہر طرح سے کاروبار کو پاک اور صاف رکھے - کیونکہ گرہستھ دھرم کی یہی بنیاد ہے -

دوست کو سچائی سے اپنا گرویدہ بنائے - رشتہ داروں کی محبت والفت - عزت وتعظیم سے حاصل کرے - اِستری کو محبت اور پیار سے قابو میں کرے نوکروں کو انعام دیکر اپنا وفادار بنائے اجنبی لوگوں کو شرافت سے زیر احسان کرے - اپنے مقصد کی کامیابی کے لئے مضبوط آدمیوں کو سرکردہ بنادے - جس جگہ محبت اور پیار کا رشتہ ہو - وہاں لین دین کا بیوپار نہ کرے - بغیر شہادت دوست کے پاس دھن نہ رکھے - کیونکہ لالچ بڑی بلا ہے - اگر کوئی شخص امانت رکھ کر فوت ہو جائے تو اُسکی امانت اُس کے وارثوں کو بلا حیل وحجت واپس کر دیوے - اگر اُس کا کوئی رشتہ دار نہ ہو - تب اُس دھن کو تمام لوگوں کے روبرو دھارمک کاموں میں لگا دیوے - شرادک کو دیو - گورو - دھرم - مندر وغیرہ کسی قسم کا جھوٹا حلف

نہ اُٹھانا چاہیئے۔

سفر۔ بغیر سفر خرچ سفر نہ کرنا چاہیئے۔ سفر میں بہت سونا اچھا نہیں۔ راستہ میں کسی اجنبی کا اعتبار کرنا نامناسب ہے۔ کسی کے گھر اکیلے جانا واجب نہیں۔ پرانی کشتی پر سوار ہونا۔ دریا میں اکیلے داخل ہونا۔ تنگ جگہ پر بغیر بندوبست کے جانا۔ کینہ ور۔ عیاش اور بخیل ہمراہی کے ساتھ غیر ملک میں سفر کرنا نہ چاہیئے۔ ہر ایک کام ٹھیک وقت پر کرنا چاہیئے۔ اس میں ہرگز غفلت نہ ہو۔ کپڑے ہمیشہ صاف رکھنے چاہئیں۔ خاصکر جب کسی اور جگہ جانا ہو۔ تو صفائی اور عمدہ پوشاک کا لحاظ رکھنا ضروری ہے کیونکہ ایسا کرنے سے کام میں سہولیت ہو جاتی ہے۔ ہر ایک کام نوکار منتر پڑھ کر اور شری گوتم جی وغیرہ گندھروں کو نمسکار کر کے کرنا چاہیئے

سالانہ منافعہ ہر ایک آدمی کو اپنی نیک کمائی میں سے کچھ نہ کچھ دیو گورو دھرم بھگتی کے واسطے ضرور نکالنا چاہیئے۔ ہر ایک آدمی کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ وہ اپنے سالانہ منافعہ میں سے خاص مقرر حصہ نکال کر سات کھشیتروں میں ضرورت کے مطابق دان کے طور پر لگا وے۔ جب منافعہ ہو۔ تب ارادے کے مطابق روپیہ دھرم کے واسطے نکالے۔ کیونکہ بیوپار کا مطلب دھن کمانا ہے اور دھن کمانے کا فائدہ تب ہی ہے جب کہ کچھ حصہ دھرم پر بھی لگایا جاوے۔ ورنہ بیوپار وغیرہ نرک اور تریچ گتی کا موجب ہے۔ اگر کچھ روپیہ دھرم میں خرچ کیا جاوے تب دھرم دھن کہا جاتا ہے۔ اگر کچھ بھی دھرم میں نہ لگایا جاوے۔ تب پاپ دھن کہا جاتا ہے۔ کیونکہ جاہ و جلالی تین قسم کی ہوتی ہے۔ دھرم ردھی بھوگ ردھی۔ پاپ ردھی۔ جو کچھ دھرم میں لگایا جاوے وہ دھرم ردھی

اور جو کچھ جسمانی طاقت کو بڑھانے کے لئے خرچ کیا جاوے اُسے بھوگ
روھی کہتے ہیں اور جو ان دونوں میں کسی پر بھی نہ لگایا جاوے اُسے پاپ
روھی کہتے ہیں۔ دھن کو ہمیشہ دان وغیرہ کے ذریعہ نیک کاموں میں
لگانا چاہیئے۔ اگر تھوڑا دھن ہو تو تھوڑا خرچ کرے۔ دھن کمانے کی کوشش
کرنی چاہیئے۔ لیکن طمع کرنا مناسب نہیں ہے۔ دھرم۔ ارتھ اور کام
ہر ایک چیز اپنے وقت پر ہونی چاہیئے۔ لیکن کام میں سر تاپا مشغول ہونا
چاہیئے۔ جو دھن کمایا جائے وہ انصاف سے کمانا چاہیئے۔ اور اُسے
سپاتر میں لگانا چاہیئے۔ جس کا بیوپار شُدھ ہے۔ اُس کا دھن بھی شُدھ
ہے۔ جس کا دھن شُدھ ہے۔ اُس کا آہار شُدھ ہے۔ جس کا آہار شُدھ
ہے۔ اُس کا جسم بھی شُدھ ہے۔ جس کا جسم شُدھ ہے وہ دھرم کے یوگیہ
ہے اِس لئے ایسا آدمی جو بھی کام کرتا ہے اُس میں کامیاب ہو جاتا ہے۔

پتا سے تعلق

پُتر کا فرض ہے کہ پتا کی زیادہ سے زیادہ سیوا بھگتی
کرے۔ ہمیشہ ادب سے پیش آوے اور ہر وقت فرمانبردار
اور کمربستہ رہے۔ پتا کے ہاتھ پاؤں دھووے۔ اُٹھنے بیٹھنے ہر طرح
سے اُس کی مدد کرے۔ ملک اور زمانے کے مطابق خوراک۔ پوشاک
اور دیگر ضروریات مہیّا کرے۔ کسی بات کے لئے ضد نہ کرے۔ پتا کی
خدمت خود کرے۔ خادم سے نہ کرادے۔ پتا کی بھگتی کی جو آدرش مثال
شری رامچندر جی نے قایم کی ہے۔ اُس کی حتی الوسع تقلید کرے۔
پتا کا حکم سُن کر اُسے ٹالنے کی کوشش نہ کرے۔ ہر ایک کام پتا کی
رضامندی اور اجازت سے کرے۔ ماتا۔ پتا۔ گورو اور دھرم شاستر
کی فرمانبرداری کرنے والے کو ہر ایک چیز کا اصلی سروپ ظاہر ہو جاتا

ہے۔ اگر والدین کبھی سخت کلامی سے پیش آویں۔ ہرگز غصہ نہ کرنا چاہیئے۔ دھرم کے متعلق باپ کی جملہ خواہشات کو حتی الوسع پورا کرنے کی بیٹا کوشش کرے۔

ماتا سے تعلق پتا کی مانند ماتا سے برتاؤ رکھنا اور بھی ضروری ہے۔ بلکہ ماتا کی فرمانبرداری پتا سے بھی بڑھ کر کرے۔ دیو پوجا۔ گورو سیوا۔ دھرم اُپدیش سُننا۔ سات کھشیتروں میں دھن لگانا۔ تیرتھ یاترا جانا۔ یتیموں کی مدد کرنا وغیرہ وغیرہ نیک کاموں میں ماتا کی دلی خواہشات پوری کرنا نہایت ضروری ہے۔ جو شخص اپنے والدین کو شری ارہنت کے فرمائے ہوئے دھرم کی جانب زیادہ راغب کرے۔ اُس سے بڑھ کر دُنیا میں اور کوئی اُپکار نہیں ہے۔ ماتا پتا کی سیوا کا بدلہ صرف اِسی طرح ادا کیا جا سکتا ہے اور کوئی طرح سے بھی اُن کا عوض انسان ادا نہیں کر سکتا شری ستھانانگ سوتر میں تحریر ہے۔ کہ ماتا کی سیوا بھگتی کا پھل پتا کی سیوا بھگتی سے بڑھ کر ہے۔ اِس لئے ماتا کی دلی آرزو بالضرور پوری کرنی چاہیئے کیونکہ عورتوں کی عادت ہے۔ کہ وہ تکلیف کو زیادہ محسوس کرتی ہیں۔ پس جس کام میں ماتا کو تکلیف ہو نہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ پتا سے بھی ماتا زیادہ پرستش کے قابل ہے۔ کہا ہے کہ

اوپادھیائے سے دس گنا آچاریہ اور آچاریہ سے سو گنا پتا اور پتا سے ہزار گنا ماتا کی سیوا کرے پشو جب تک دُودھ پیتا ہے۔ ماتا کو ماتا سمجھتا ہے۔ متوسط درجہ کے لوگ جب تک ماتا کام کرتی ہے۔ تب تک ماتا سمجھتے ہیں۔ مگر افضل آدمی تا زندگی ماتا کو تیرتھ کی مانند تصور کرتے ہیں۔ پشو کی ماتا چارے سے سکھ مانتی ہے۔ متوسط آدمی کی ماتا

پُتر کے دھن پیدا کرنے سے سُکھ مانتی ہے۔ جب لڑکا طاقتور ہو۔ دھرم میں مضبوط ہو اور نیک چلن ہو۔ تب اُفضل کی ماتا سُکھ مانتی ہے۔

بھائی کیساتھ تعلق بڑا بھائی پتا کی مانند ہے اِس لئے چھوٹے بھائی کا فرض ہے کہ ہر ایک کام میں اُس کی رائے لیوے۔ سوتیلے بھائی کے ساتھ شری رامچندر اور لچھمن جی کے مانند محبّت رکھنی چاہیئے۔ اِسی طرح بڑے بھائی اور چھوٹے بھائی کی بیوی بچّوں کے ساتھ مناسب سلوک رکھنا چاہیئے۔ کاروبار میں بھائی کا مشورہ اچھا ہوتا ہے اس سے کوئی بات خفیہ نہیں رکھنی چاہیئے۔ اور نہ ہی دھن دولت چھپانا چاہیئے۔ چھوٹے بھائی کو اِس قسم کی تعلیم دیوے کہ کوئی اُس سے فریب اور مکر نہ کر سکے اگر بھائی بدصحبت اور بے ادب ہو جائے۔ تب خود درست کرے۔ اگر ایسا نہ کر سکے تو بھائی کے دوست سے دُرستی کرائے رشتہ داروں۔ چچا۔ ماما یا سُسر کی مدد سے بھائی کو راہِ راست پر لاوے۔ لیکن خود لعن طعن نہ کرے۔ کیونکہ ممکن ہے کہ ایسا کرنے سے بے شرم ہو جائے اور مقابلہ کرے۔ اِس لئے دِل میں محبّت رکھے اور اُسے ایسا ظاہر کرے کہ وہ اس کا خیر خواہ ہے۔ جب تک وہ راہِ راست پر نہ آجاوے۔ اُس کے ساتھ صاف دل شیریں اور محبت بھرے الفاظ سے پیش آوے۔ اگر وہ کسی طرح گمراہ راستہ کو نہ چھوڑے۔ تب ایسا خیال کرے کہ اُس کی خصلت ہی ایسی ہے۔ بھائی کی بیوی اور بچّوں کو اپنی بیوی بچوں کی مانند سُکھ میں رکھے۔

سوتیلے بھائی کے ساتھ اور بھی زیادہ محبّت کرے تاکہ وہ یقین رکھے اور لوگوں میں کسی قسم کی بدنامی نہ ہو اس طرح ماتا پتا اور بھائی کی مانند

جو اور کوئی ہوں اُن کے ساتھ نیک سلوک رہے۔

اِستری کیساتھ متعلق

اِستری کو صدق دل اور خوش بیانی اور شیریں کلامی سے گرویدہ بنانا چاہیئے دلی پریم اور سچی محبّت یقیناً پریم کا جیون ہے۔ جب اِستری کو محبّت کا یقین ہو جاوے۔ تب وہ اپنی صفات حمیدہ سے پتی کو خوش رکھنے کی کوشش کرے گی۔ خاوند کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنی بیوی کو خدمت کا موقع دیوے زمانہ خاندان اور حیثیت کے مطابق بیوی کو زیور اور لباس پہنانا زیب دیتا ہے۔ اُسے بدچلن آدمیوں کی صحبت اور مکّار فقیروں اور سادھوؤں کی زیارت سے باز رکھنا چاہیئے۔ گھر کا کام کاج رسوئی وغیرہ۔ رشتہ داروں کی خاطر و تواضع دان وغیرہ دینا یہ سب اِستری کا کام ہے۔ نیک بخت بیوی کا فرض ہے کہ وہ علی الصباح خوابِ راحت سے بیدار ہو کر نت نیم سے فارغ ہو کر گھر کی صفائی کرے۔ دُودھ کے برتن دھوئے چوکے چولے کے متعلق کام کرے۔ اپنے برتن صاف کرے۔ اناج پیسے۔ گائے بھینس دوہے۔ دَھی بلووے۔ رسوئی کرے۔ اور گھر کے آدمیوں کو کھلائے۔ ساس۔ پتی۔ نند۔ دیور۔ اِن سب کا ادب کرے۔ اگر اِستری کو توجہ خانہ داری کی جانب مبذول نہ کرائی جاوے۔ تب چنچلتا سے عیش و عشرت کی جانب رجوع ہو جاتی ہے۔ کام میں لگے رہنے سے اُس کی حفاظت ہوتی ہے۔ اِستری کو نہ دیکھنے سے یا بہت دیکھنے سے اور دیکھ کر نہ بولنے سے یا بول کر بے عزّت کرنے سے اور تکبر کرنے سے محبت ٹوٹ جاتی ہے۔ اگر وہ بھول جائے تو اُسے سمجھا دینا چاہیئے۔ دو بیویاں ہرگز نہ کرنی چاہئیں۔ کیونکہ وہ تکلیف وہ

ثابت ہوتی ہیں اگر استری سیدھی اور کم عقل ہو۔ تب اُس کے ساتھ اور بھی زیادہ نرمی سے پیش آنا چاہیئے۔ مگر استری کو گھر میں پردھان نہ بنا دینا چاہیئے۔ جب وہ دھرم کا کام کرے۔ تپ کرے یا چاندر لیوے۔ تب مہونستو کرے اور دان دیوے۔ جب وہ دیو پوجن یا تیرتھ یاترا کرنا چاہے اُسے مدد دیوے اور اُس کے نیک کاموں میں کسی طرح رکاوٹ نہ ڈالے کیونکہ استری جو بھی دھرم کا کام کرتی ہے پتی بھی اُس کے پھل کا حصّہ دار ہے کیونکہ اُس کا مددگار وہ بھی ہے۔

بیٹے سے تعلق باپ کا فرض ہے کہ اپنی اولاد کی عمدہ اور مقوّی غذا سے پرورش کرے۔ جس قسم کے کھیلوں میں اُسکی دلی توّجہ راغب ہو اُس قسم کے کھیل کھلاوے۔ عمدہ مقوّی غذا سے لڑکے کی عقل شکل اور طاقت بہتر ہو جاتی ہے۔ طبیعت کے مطابق کھیل کود سے جسم تندرست اور توانا ہو جاتا ہے۔ اور جسم کے اعضا بیڈول اور ڈھیلے ڈھالے ہونے کی بجائے سڈول اور طاقتور ہو جاتے ہیں۔ والدین کا فرض ہے کہ وہ اپنے بیٹے کو دیو۔ گورو اور دھرم اور نیک لوگوں کی صحبت سے فیضیاب کریں۔ شریف خاندان سوشیل اور اعلیٰ چلن کے لڑکوں کیساتھ اُس کی دوستی کرائے۔ کیونکہ نیک صحبت انسان کو نیک سیرت بنا دیتی ہے۔ نیک دوست اُسے گمراہ راستہ سے بچاتا ہے۔ جیسا کہ ابھے کمار کی دوستی سے آردرکمار کے خیالات نیک اور پوتر ہو گئے۔ لڑکے کی شادی شاستر کے مطابق پچیس سال کی عمر میں ہونی چاہیئے۔ اگر ایسا نہ ہو سکے تو اٹھارہ سال کی عمر سے پیشتر ہرگز نہ ہونی چاہیئے کیونکہ کمسن عمر کی شادی از حد نقصان دہ ہے۔ اِس سے طاقت اور عمر کم ہو جاتی ہے۔ جس لڑکی سے شادی ہو

اُس کا خاندان عمر اور شکل مناسب ہو۔ جس لڑکی کے صفات لڑکے جیسی نہ ہوں اُس کے ساتھ شادی کرنا باہمی رنجش کا موجب ہے۔ شادی کے بعد لڑکے کو خانہ داری کے کاروبار سے واقف کرا کر اُس پر گرہستھ دھرم کا بوجھ ڈال دینا مناسب ہے۔ جب لڑکے پر گھر کا بوجھ ہوگا۔ تب وہ کسی قسم کا بُرا کام نہ کرے گا کیونکہ وہ سمجھ جائے گا کہ دھن مشکل سے پیدا ہوتا ہے۔ اِس لئے فضول ضائع نہ کرنا چاہیئے۔ مگر گھر کا بوجھ ڈالنے سے پہلے اُسکی طاقت کا اچھی طرح امتحان کر لینا چاہیئے جس طرح کہ مہاراج پرشنا اجیت نے شرنیک مہاراج کا کیا۔ لڑکے کی طرح لڑکی۔ بھتیجے بھتیجی وغیرہ کے ساتھ مناسب سلوک کرنا چاہیئے۔ لڑکے کے سامنے اُس کی تعریف نہ کرنی چاہیئے۔ اُس کے ساتھ صلاح مشورہ کرنا اچھا ہے۔ لڑکے کو راج دربار کے کام کاج سے ضرور واقف کرانا چاہیئے۔ کیونکہ مصیبت کا کچھ پتہ نہیں۔ اگر کوئی دشمن کسی قسم کا جھگڑا فساد کھڑا کر دیوے تب راج دربار سے واسطہ پڑتا ہے اپنے لڑکے کو غیر ممالک اور تجارت وغیرہ کے ہتکنڈوں سے اچھی طرح واقف کرا دینا چاہیئے تاکہ اگر کسی ضروری کام کے لئے غیر ممالک میں جانا پڑے تو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ اگر لڑکے کی والدہ سوتیلی ہو تو اُس کے ساتھ اور بھی بہتر سلوک کرنا چاہیئے۔

رشتہ داروں سے تعلق رشتہ داروں کی ہمیشہ عزّت اور تعظیم کرنی چاہیئے اگر کوئی رشتہ دار غریب ہو یا بیمار ہو اُس کی مدد کرے۔ کیونکہ رشتہ دار کی مدد کرنا اپنی مدد کرنا ہے۔ کسی رشتہ دار کی عدم موجودگی میں اُس کی چغلی نہ کرے اُن کے دشمنوں کے ساتھ دوستی نہ کرے۔ اگر کسی تعلق دار کے ساتھ محبّت بڑھانی ہو تو اُس کے ساتھ فضول قیل و قال اور ہنسی ٹھٹّا۔ گالی گلوچ سے پیش نہ آوے۔ اگر دوست گھر پر نہ ہو۔ تب اکیلا اُس کے

گھر نہ جاوے ۔ دیو۔ گورو ۔ دھرم اور دھن کے کاموں میں رشتہ داروں کے ساتھ شامل رہے ۔ جس عورت کا مالک پردیس گیا ہو ایسے رشتہ دار کے گھر اکیلا نہ جائے دوستوں اور رشتہ داروں کے ساتھ لین دین کا بیوپار بھی اچھا نہیں ہوتا ۔ دنیاوی کاروبار میں اُن کے ساتھ مطابقت رکھے خاصکر دھارمک کاموں میں ایسا ضرور کرے ۔ کیونکہ اگر دھارمک کام ملکر کئے جاویں تو بہت اچھا ہوتا ہے ۔

گورو کے ساتھ تعلق

دھرم آچاریہ کے لئے سچی بھگتی رکھنی چاہیئے اور تن من دھن اور کایا سے اُس کی عزت کرنی چاہیئے ۔ اُس سے دھرم اپدیش شردھا کے ساتھ سُننے اور فرمانبرداری کرے ۔ کسی شخص کو اپنے دھرم گورو کے برخلاف بولنے کی جرأت کرنے کا موقعہ نہ دیوے ۔ گورو کی بُرائی کرنے والوں کو اپنی طاقت کے مطابق جواب دیوے ۔ اگر گورو غفلت سے کوئی غلطی کرے ۔ تب علیحدگی میں اُس کی بہتری اور بہبودی کو مدِ نظر رکھ کر اُسے سمجھا دیوے دھرم گورو کو پوتّر اور نِردوش کپڑا پاتر اور بھوجن دیوے ۔

شہریوں کے ساتھ تعلق

ہمعصر تجارت پیشہ لوگوں کے ساتھ دلی رنج و راحت محسوس کرے اور ملکی تکالیف میں برابر کا حصہ لیوے اور اُن کی حوصلہ افزائی کرے ۔ شاہی دربار میں کسی کی چغلی نہ کرے کسی شہری کے ساتھ نااتفاقی پیدا نہ کرے ۔ جہاں تک ممکن ہو ۔ شاہی حکم کی پیروی کرے ۔ باہم اتفاق رکھے ۔ کیونکہ جب کمزور آدمیوں کا بھی سنگٹھن ہو جاتا ہے ۔ تب وہ لکڑیوں کے گٹھے کی طرح مضبوط ہو جاتے ہیں ۔ جب شہر والوں میں تکرار ہو جائے تب بلا طرف داری سے کام کرے ۔ کسی سے رشوت لیکر چھوٹا کام نہ کرے ۔ ذرا سا جھگڑا ہونے پر کسی کی عدالت میں شکایت نہ کرے ۔ راجہ کے ملازموں سے لین دین کا کام نہ کرے ۔ کیونکہ اُن لوگوں کو غصہ جلدی

آجاتا ہے اور وہ خواہ مخواہ جھگڑا کھڑا کر دیتے ہیں۔ کم حیثیت شہریوں کے ساتھ بھی عمدہ سلوک سے پیش آوے۔

غیر مذہب والوں سے مناسب سلوک

اگر کسی دوسرے مذہب کا سادھو گھر پر آ جائے۔ تب مناسب طریقہ سے پیش آوے۔ اس کے لئے دل میں بھگتی نہ ہونے پر بھی مناسب دان دیوے۔ کیونکہ دان دینا گرہستھیوں کا دھرم ہے۔ اگر کوئی غیر مذہب والا تکلیف اور مصیبت میں ہو تو اس کی مدد کرنی چاہیئے۔ دُکھی جیو پر دیا کرنا پرم دھرم ہے بلاتمیز مذہب و ملت ہر کس و ناکس سے شیریں بیانی اور خوش اخلاقی سے پیش آنا چاہیئے۔ غیر مذہب والوں سے بھی کوئی لایق کار خدمت دریافت کرے۔ مصیبت زدہ یتیم۔ اپاہج۔ اندھے لولے۔ لنگڑے۔ بیمار وغیرہ لوگوں کی حسب توفیق مدد کرے۔ اگر کوئی شراوک مندرجہ بالا نیک اور پوتر کام نہیں کر سکتا تو وہ اپنے مذہب والوں کی خدمت بھی نہ کر سکے گا اس لئے ضروری ہے کہ دھارمک لوگ ایسے کاموں میں حصہ لینے کے لئے کمربستہ رہیں۔

نصیحت آمیز باتیں

ہر ایک انسان کو گفتگو موقع اور محل کے مطابق کرنی چاہئے۔ جن باتوں سے نقصان کا اندیشہ ہو انھیں ترک کرے۔ انگڑائی۔ چھینک۔ ڈکار۔ ہانسی یہ سب باتیں منہ ڈھانپ کر کرے۔ سبھا میں بیٹھ کر ناک وغیرہ میں انگلی ڈالنا تہذیب کے خلاف ہے۔ اگر سبھا میں کوئی ہانسی کی بات ہو تو مسکرا دیوے۔ منہ پھاڑ کر ہنسنا شریف لوگوں کا کام نہیں ہے ہر ایک بات خوب سوچ سمجھ کر کرنی چاہئے۔ اگر کوئی کمینہ آدمی بدکلامی سے پیش آوے تو اسے ویسے ہی الفاظ میں بدلہ دینا مناسب نہیں ہے۔ نقصان کا بہت افسوس نہ کرے۔ بلا ضرورت گہری نیند سوتے کو نہ جگاوے۔ کثرت رائے کو

اپنا دشمن نہ بنائے - رائے عامہ کے سامنے سر جھکائے - دھرم - پُن - دیا - دان
وغیرہ کاموں میں عقلمند آدمی پیشوا بنے - کسی کا بُرا کرنے کے لئے پیشوا نہ بنے - نیک اور
عقلمند آدمیوں سے حسد نہ کرے - اپنی قوم کی تکلیف سے بے پرواہ نہ رہے - قابل
تعظیم آدمی کی عزّت کو بٹہ نہ لگائے - رنج و مصیبت میں مبتلا آدمی - دوست - سودھرمی
ذات برادری میں عقلمند اور گُن وان - بے اولاد بہن اِن سب کی پرورش کرے -
خاندان کی عزت دوچند کرے - اِس طرح بے شمار نصیحت آمیز باتیں جو قدیم
دھرم شاستروں کا نچوڑ ہیں آپ نے بڑی کوشش سے فراہم کرکے بیّن تواریخ
میں درج فرمائی ہیں -